فورٹ ولیم کالج کی پہلی مطبوعہ کتاب

رفاقت علی شاہد

Abstract:

Fort William College was established at Calcutta, the capital of the British East India Company occupied territory, in 1800 AD for the purpose to taught local languages, history, etc. to new comer European officers in India. Dr. John Gilchrist was appointed the professor of Hindustani or Urdu language. In his patronage many prominent Urdu writers wrote a large number of Urdu Prose (and some poetic) books which have a great historical and literary importance. Some of those books were made published by the College. Aside a number of research books and various writings on Fort William College, there is less, rather nothing any information and research study about the first publication of Fort William College belongs to Hindoostanee or Urdu. This article gives some research study on this particular topic.

ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہندوستانی مقبوضات کے دارالحکومت کلکتہ میں اٹھارھویں صدی کے آخری سال میں قائم کیے جانے والا فورٹ ولیم کالج اپنی مختلف جہات میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ برصغیر کی اَدبی، سماجی اور سیاسی تاریخ میں اس ادارے کا کردار بہت متحرک رہا ہے۔فورٹ ولیم کا قلعہ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے سیاسی اسیروں کی آماج گاہ بنا، بل کہ اَوَدھ کے شاہی اسیروں کو تو یہاں ۱۸۵۶ء میں سقوطِ اَوَدھ کے بعد نظر بند کیا گیا اور پھر مٹیا بُرج ان اَسیروں کا مسکن بنا رہا۔سیاسی طور پر یہی قلعہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقبوضہ ہندوستان کے دارالحکومت کلکتہ کا مرکزی سیکریٹریٹ بھی تھا، جہاں کمپنی کے سیاسی فیصلے ہوتے تھے۔یہیں وہ تاریخی کالج قائم کیا گیا جس نے سماجی سطح پر تعلیمی اداروں کے تصور کوئی جہت دینے کا آغاز کیا۔یہی نہیں، ایسٹ انڈیا کمپنی کے اربابِ حل وعقد کے ساتھ ساتھ دیسی ریاستوں کے والیوں کو بھی اس کالج کے قیام نے جدید تعلیمی اداروں کی ضرورت کا احساس دلایا۔ اس کے نتیجے میں حیدرآباد دکن میں شمس الامرا کا دارالترجمہ اور دہلی کالج وجود میں آئے۔

اسی فورٹ ولیم کالج نے اُردو اَدب کی ترقّی میں، اپنے وقت میں، بڑا ہی اہم کردار بھی ادا کیا۔اس کالج افسانوی ادب کے تحت صنف صد سے زائد جو نثری اُردو تخلیقات وجود میں آئیں، اُنھوں نے اُردو نثر

کی ترقّی کو ایک طرح سے اِیڑ لگائی۔فورٹ ولیم کالج کی قلیل عرصے میں اتنی کثیر تعداد میں تحریری کاوشوں نے اُردو نثر کو نئے میلانات، انداز، رفتار اور اُسلوبیات سے آشنا کیا۔اس اقدام نے اُس اُردو نثر کی ترقّی کی رفتار یک دم بڑھا دی جو گذشتہ تین سو سال سے سُست روی کا شکار تھی اور ابھی تک پالنے سے نکلنے پر آمادہ نہیں تھی۔اُردو اَدب کے دکنی دور کو شامل کر کے ۱۵۰۰ء سے ۱۸۰۰ء تک کے تین سو سالہ دور میں اُردو نثر میں جس قدر اَدبی کتابیں تحریر ہوئیں، اُس سے زیادہ کتابیں فورٹ ولیم کالج کے تحت محض پندرہ بیس سال کے عرصے میں لکھی جا چکی تھیں۔یہی نہیں، فورٹ ولیم کالج میں تحریر کی گئی اُردو نثری تخلیقات میں بعض ایسے شاہ کار بھی موجود ہیں جو آج دو، سوا دو سو سال گذر جانے کے بعد بھی اپنی تابندگی سے اُردو اَدب کے سرمایے کا حاصل سمجھے جاتے ہیں۔مختصر یہ کہ اُردو نثر کی ترقّی کی رفتار کو تیز کرنے اور اُردو کی اَدبی نثر کو نئے میلانات، نئے اُسلوب اور نئے موضوعات دینے کے حوالے سے فورٹ ولیم کالج کی تحریری خدمات بے مثال، تاریخی اور ناقابلِ فراموش ہیں۔

فورٹ ولیم کالج کی ان اَدبی خدمات کے باوصف تقریباً دو سو سال گذر جانے کے باوجود اس کے حوالے سے بعض اُمور کے بارے میں واضح معلومات نہیں ملتیں۔خاص طور پر فورٹ ولیم کالج کی اُردو مطبوعات سے متعلق بہت سے ابہام ابھی تک موجود ہیں۔فورٹ ولیم کالج کی اَدبی خدمات اور اُردو مطبوعات کی تفصیل کے تعلّق سے متعدد کتابیں اور دیگر تحریریں وجود میں آ چکی ہیں۔ان میں شامل بحثوں کے ملاحظہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ بیش تر نے زیادہ تر ثانوی ذرائع کی مدد سے وہی معلومات مکرّر درج کر دی ہیں جو اُن سے پہلے کسی اَور نے غیر مستند ذرائع سے حاصل کر کے درج کی تھیں۔چند ایک نے کچھ مطبوعات تک براہِ راست رسائی حاصل کر کے بنیادی مآخذ کی مدد سے کچھ معلومات تو ٹھیک ٹھیک لکھی ہیں لیکن بعض اَور اُمور کے سلسلے میں نتائج اخذ کرنے میں غلطی کر گئے جس کے نتیجے میں بعض غلط فہمیوں کو رواج ملا۔مثال کے طور پر محمد عتیق صدیقی کی معلوماتی اور اہم کتاب ''گِل کرسٹ اور اُس کا عہد''۔

اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے عرصے سے میرے ذہن میں یہ خیال موجود تھا کہ فورٹ ولیم کالج کے تحت شائع ہونے والی اُردو مطبوعات کی ایک جامع اور تحقیقی فہرست تحقیق کے بعد اُردو کی اَدبی دُنیا کے سامنے پیش کی جائے۔یہ خیال دیگر بہت سے موضوعات کی طرح ابھی بھی شاید صرف خیال کی حد تک ہی رہتا، کہ برادرِ بزرگ وجیہی رؤف پاریکھ صاحب نے فرمائش کر کے (کم سے کم) اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کی صورت نکال دی۔سو، اس مقالے میں اُن تحقیقی نتائج کو پیش کیا جائے گا جو فورٹ ولیم کالج کی اُردو مطبوعات سے متعلق ہیں۔اس حوالے سے بنیادی مآخذ کے ساتھ اس موضوع پر اہم ثانوی مآخذ کے نتائج پر بھی بحث کی گئی ہے۔بحث، دلائل اور شواہد پیش کرنے کے بعد میں نے اپنے تحقیقی نتائج پیش کرنے کی سعی کی ہے۔اُمیّد ہے کہ میری یہ تحریر اَدب میں موجود ایک خلا کو پُر کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔

فورٹ ولیم کالج کی مطبوعات کے سلسلے میں دو بنیادی مآخذ درج ذیل انگریزی کتابیں ہیں :

1. The College of Fort William in Bengal:
2. The Annals of the College of Fort William:

از: تھامس رَوبک، مطبوعہ

اس کتاب میں اپنے آغاز سے ۱۸۱۸ء تک کی فورٹ ولیم کالج کی سرگرمیوں کا احوال درج ہے۔ کتاب کا غالب حصّہ کالج میں ہر سال منعقد ہونے والے مباحثوں کے مشمولات پر مشتمل ہے جو ایک طرح سے طالب علم افسروں کی مقامی زبانوں میں قابلیّت جانچنے کا ذریعہ تھے۔ کتاب کے ضمیموں میں سے ایک میں ۱۸۱۸ء تک کی فورٹ ولیم کالج کی مطبوعات کی فہرست دی گئی ہے اور ایک اَور ضمیمے میں ملازمین کالج کی مفصّل فہرست درج ہیں۔ فہرست مطبوعات بظاہر مکمل ہے لیکن غور کرنے پر اس میں فورٹ ولیم کالج کی درج ذیل مطبوعات کی غیر موجودگی کا پتا چلا: (۱) مادھونل (۲) حاتم طائی/ آرائشِ محفل، (۳) قرآن شریف، (۴) پندنامہ (سعدیؔ)۔

میں نے پیشِ نظر تحقیقی مقالے میں مطبوعاتِ فورٹ ولیم کالج کے لیے ان دونوں معاصر فہرستوں کو بنیاد بنایا ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً سبھی مطبوعات سے براہِ راست بھی استفادہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اختصار کے ساتھ ہر کتاب سے متعلق غلط بیانیوں اور غلط فہمیوں کا ازالہ بھی تحقیق کے بعد کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس تحقیقی مقالے کا مقصد تمام غلط معلومات یا اطلّاعات کی وضاحت کر کے صحیح صورتِ حال کو واضح کرنا ہے۔ اُمیّد کرتا ہوں کہ پیشِ نظر مقالے کے ذریعے اُردو کی اَدبی تاریخ کا ایک خلا پُر کرنے کی یہ سعی مشکور ہوگی۔

یہ تحقیقی فہرست تاریخی ترتیب سے پیش کی جارہی ہے۔ اس کے فورٹ ولیم کالج کے علمی واَدبی ارتقا کی ایک تصویر بھی سامنے آجائے گی۔ یہاں اسی حوالے سے فورٹ ولیم کالج کی مطبوعات سے متعلق یہ واضح کردینا ضروری ہے کہ شروع شروع میں فورٹ ولیم کالج سے متعلق کتابیں ڈاکٹر جان گل کرسٹ خود اپنے خرچ سے چھاپتا تھا اور کالج کونسل سے ان کتابوں کی جلدیں خرید کر طلب علموں کو فراہم کرنے یا طالبِ علموں کو یہ کتابیں خریدنے پر مجبور کرنے کی درخواست کرتا تھا۔ اس سلسلے کی تفصیلات محمد عتیق صدیقی نے بہ صراحت اپنی کتاب میں درج کردی ہیں۔(۱) اس لیے یہ واضح کرنا لازم ہے کہ یہاں فورٹ ولیم کالج کی مطبوعات سے مراد فورٹ ولیم کالج کے ابتدائی دور کی وہ مطبوعات بھی ہیں جو یہاں زیرِ تعلیم طالبِ علموں کی مدد کے لیے شائع کی گئیں۔ بعد میں ہندوستانی پریس سے چھپنے والی سبھی کتابیں فورٹ ولیم کالج ہی کے تحت شائع ہوتی رہیں۔

اس سلسلے میں اِس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ فورٹ ولیم کے تعلّق سے یہ ابتدائی کتابیں ڈاکٹر جان گل کرسٹ کی تصنیف یا تالیف شدہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ فورٹ ولیم کالج حقیقت میں ڈاکٹر ِگل کرسٹ کے قائم کردہ مدرسے ’’اورینٹل سیمنری‘‘(Oriental Seminary) ہی کی ترقی یافتہ شکل تھا۔(۲) اس کے فوراًبعد فورٹ ولیم کالج کے قیام میں بھی اُس کا بڑا ہاتھ تھا۔ اُس وقت کے یورپی مقبوضات کے ہندوستانی وائسرائے لارڈ ولزلی سے اُس کے اچھے تعلّقات تھے، چناں چہ اُسی کی کوششوں اور کاوشوں کی بدولت لارڈ ولزلی نے ایسٹ انڈیا کمپنی

کی جنرل کونسل سے فورٹ ولیم کالج کے قیام کی منظوری لی اور پھر تقریباً ڈیڑھ سال بعد جب کمپنی کے کورٹ آف ڈائریکٹرز نے کالج کو بند کرنے کا حکم نامہ بھجوایا تو اُس نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور آخر کار کورٹ آف ڈائریکٹرز کو کالج کو ختم نہ کرنے پر آمادہ کر کے اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے پر مجبور اور آمادہ کر لیا۔(۳)

اس ساری صورتِ حال میں فورٹ ولیم کالج کے قیام میں ڈاکٹر گل کرسٹ کا کردار نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ اُسی وقت (اٹھارھویں صدی کے اختتام اور انیسویں صدی کے آغاز کے وقت) اُردو یا ہندوستانی زبان پر کام کرنے والوں میں ڈاکٹر جان گل کرسٹ کا نام سرِ فہرست تھا۔فورٹ ولیم کالج کے قیام تک وہ ہندوستانی زبان کی ترقّی کے لیے تین بڑی کتابیں لکھ کر شائع کرا چکے تھے۔ان میں سے پہلی اُن کی انگریزی ہندوستانی لُغت ہے جو ۱۷۸۸ء میں شائع ہوئی، پھر ہندوستانی زبان کی قواعد ہے جو ۱۷۹۶ء میں منظرِ عام پر آئی اور اس کے دو سال بعد ۱۷۹۸ء میں لُغت اور قواعد کا ضمیمہ شائع ہوا۔مختصر یہ کہ فورٹ ولیم کالج کے قیام تک ہندوستانی زبان پر اس قدر معیاری اور مقداری علمی کام اَور کسی کی طرف سے سامنے نہیں آ سکا تھا۔

اِسی وجہ سے ہندوستانی یا اُردو زبان سیکھنے والے یورپیوں کے لیے ڈاکٹر گل کرسٹ نے کتابیں تصنیف و تالیف کرنی شروع کیں۔اُس کے قائم کردہ مدرسے اورینٹل سیمنری اور فورٹ ولیم کالج کے طلبہ اُس کی انھی کتابوں سے استفادہ کرتے تھے۔گل کرسٹ نے فورٹ ولیم کالج کے قیام اور اس میں ہندوستانی شعبے کا پروفیسر مقرر ہونے کے بعد جدید ہندوستانی زبان میں اپنے مطلب کی اَدبی کتابیں لکھانے کا کام شروع کر دیا لیکن کمپنی کے اربابِ اختیار ان کتابوں کی اشاعت پر کثیر سرمایہ خرچ کرنے پر آمادہ نہیں تھے۔اس لیے کچھ عرصے تک گل کرسٹ کی تالیفات ہی ہندوستانی طلبہ کے کام آتی رہیں۔اسی ضرورت کے تحت گل کرسٹ نے اپنی پرانی کتابوں کے نئے ایڈیشن بھی شائع کیے اور چند مزید کتابیں تصنیف یا تالیف کر کے شائع بھی کیں۔اس کے ساتھ ہی ۱۸۰۲ء میں اُنھوں نے اپنے خرچ پر ہندوستانی ادیبوں سے لکھائی ہوئی جدید ہندوستانی یا اُردو کی اَدبی کتابیں چھاپنی بھی شروع کر دیں اور کالج کو انھیں خریدنے پر مجبور کر دیا۔اُن کی کوششوں سے جلد ہی کالج نے اپنے خرچ پر اُردو یا ہندوستانی کی کتابیں اپنی نگرانی میں چھاپنی شروع کر دیں۔

اس ساری تفصیل کے بیان کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ فورٹ ولیم کالج کی ہندوستانی زبان سے متعلق کتابیں شروع شروع میں ڈاکٹر جان گل کرسٹ اپنے خرچ پر شائع کرتے تھے اور یہ زیادہ تر انگریزی زبان میں ہیں۔ان میں اُردو عبارتیں عام طور پر رومن رسمِ خط میں ہیں، کسی کسی کتاب میں اُردو یا ہندوستانی عبارتیں نستعلیق ٹائپ میں بھی ہیں جسے گل کرسٹ اور اُس دور کے مستشرقین عام طور پر فارسی رسمِ خط سے موسوم کرتے ہیں۔فورٹ ولیم کالج کی ان مطبوعات کا جائزہ لینے سے مجھ پر واضح ہوا ہے کہ گل کرسٹ کی مصنّفہ یا مولّفہ سبھی کتابیں خود گل کرسٹ نے اپنے خرچ سے چھاپیں اور یہ سلسلہ کم و بیش اُس کی انگلستان واپسی (فروری ۱۸۰۴ء) تک جاری رہا۔اس کے بعد کی کتابیں کالج نے اپنے اہتمام سے شائع کیں۔ایسی کتابوں کے ساتھ یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ یہ

کتاب خود گل کرسٹ نے شائع کی ہے یا کالج نے۔

1.The Ani-Jargonist:or a Short Introduction to the Hindoostanee Language

مختصر تعارفِ زبانِ ہندوستانی

یہ کتاب غالباً فورٹ ولیم کالج کی پہلی مطبوعہ کتاب ہے۔ یہ اُسی سال شائع ہوئی جب فورٹ ولیم کالج قائم ہوا، یعنی ۱۸۰۰ء میں۔اس میں گل کرسٹ نے "Minutes of Council" کے عنوان سے ایسٹ انڈیا کمپنی کی فیصلہ ساز کونسل کی ۱۷/اگست ۱۸۰۰ء کے اجلاس کی کارروائی بھی انگریزی میں درج کردی ہے جو ''کلکتہ گزٹ'' میں چار دن بعد ۲۱/اگست ۱۸۰۰ء کو شائع ہوئی تھی۔اس کارروائی میں فورٹ ولیم میں کالج کے قیام کا ذکر موجود ہے۔(۴) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب فورٹ ولیم کالج کے قیام کے بعد شائع ہوئی۔۱۸۰۰ء میں اس کے علاوہ اَور کوئی کتاب فورٹ ولیم کالج یا اس کے نصاب، تدریس، وغیرہ کے حوالے سے شائع نہیں ہوئی۔اس لیے موجودہ معلومات کی روشنی میں اسی کتاب کو فورٹ ولیم کالج کے تعلّق سے پہلی مطبوعہ کتاب کہا جاسکتا ہے۔

یہ کتاب کلکتہ میں Ferris and Co. نے طبع کی۔ یہاں سے گل کرسٹ کی کچھ اور ابتدائی کتابیں بھی طبع ہوئی تھیں۔سرورق، انتساب، فہرست، وغیرہ کے دس زائد صفحات کے بعد مصنّف کا تعارفی مقدمہ ہے جو اُنتیس (۲۹) صفحات کا ہے۔اسی صفحے سے کونسل کی ۱۷/اگست ۱۸۰۰ء کے اجلاس کی کارروائی کی وہ روداد شروع ہوتی ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔اس کا اختتام صفحہ xxxix (۳۹) پر ہوتا ہے۔ بعدازاں انگریزی ہندسوں سے کتاب کے متن کی نمبر شماری کی گئی ہے۔متنِ کتاب ۲۹۴ صفحات کا ہے اور اسی پر کتاب ختم ہوتی ہے۔کتاب کے مشمولات میں ہندوستانی (اُردو) زبان کی قواعد، مختلف موضوعات پر انگریزی ہندوستانی ذخیرہ ہائے الفاظ، مکالمے، نثری وشعری ہندوستانی ٹکڑوں کا انگریزی میں ترجمہ اور انگریزی میں سرکاری قانون کا اُردو میں قریب ترین ترجمہ اور ہندوستان میں دن کے اوقات کی تقسیم کا بیان شامل ہیں۔کتاب میں ہندوستانی یا اُردو عبارتیں عام طور پر رومن میں درج ہیں۔

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ ۱۸۰۰ء تک جن مستشرقین نے ہندوستانی یا مورس یا اُردو زبان پر تجزیاتی تحریری کام کیے، اُن میں ڈاکٹر گِل کرسٹ کا رُتبہ اور مقام سب سے بلند ہے۔ڈاکٹر گِل کرسٹ کی اُردو زبان کی ترویج، تعلیم اور تجزیاتی مطالعے کے سلسلے میں سنجیدہ کوششیں سب سے زیادہ اہم ہیں۔انھی کوششوں کی بدولت یورپی افسروں کو مقامی افراد کے ساتھ میل جول میں اور اپنے فرائض صحیح طور سے انجام دینے میں بڑی آسانیاں پیدا ہو گئیں۔ڈاکٹر گِل کرسٹ کی انھی خدمات اور اہمیّت کا اِعتراف کونسل کی مذکورہ بالا کارروائی میں بھی کیا گیا ہے اور طالبِ علموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ڈاکٹر گل کرسٹ کی نگرانی میں مقامی زبانوں، خصوصاً ہندوستانی کی تعلیم حاصل کریں اور ان کی ہدایات پر پوری طرح عمل کریں۔(۵)

حواشی:

۱۔ ''گل کرسٹ اور اُس کا عہد''، صفحات ۱۲۱ تا ۱۲۸، ۱۵۷ تا ۱۶۰۔

۲۔ ایضاً، صفحہ ۸۶۔

۳۔ ایضاً، صفحات ۱۱۶ تا ۱۲۰۔

4. Anti-Jargonist or a Short Introduction to the Hindoostanee Language...

۵۔ ایضاً، صفحات xxx تا xxxii